80208 ـ رمضان المبارك ميں دن كے وقت كان ميں قطرے ڈالنا

سوال

كيا رمضان المبارك ميں دن كے وقت كان ميں قطرے ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائيگا يا نہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

روزے دار كے ليے كان ميں قطرے ڈالنے ميں كوئى حرج نہيں، اور اس سے روزہ نہيں ٹوٹتا، بعض علماء كرام كہتے ہيں كہ اگر قطرے ڈالنے سے حلق ميں ذائقہ محسوس ہو تو پھر احتياط يہى ہے كہ دن كے وقت روزے كى حالت ميں قطرے ڈالنے سے اجتناب كرنا چاہيے، اور اگر قطرے كا ذائقہ حلق ميں محسوس كرنے والا شخص احتياطا روزے كى قضاء ميں روزہ ركھے تو يہ افضل ہے.

اسلامى فقہ اكيڈمى كى قرار ہے كہ:

" درج ذيل امور روزہ توڑنے والى اشياء ميں شامل نہيں ہوتے:

كان ميں ڈالے جانے والے قطرے، ناك ميں ڈالے جانے والے قطرے، ناك دھونے والا ليكويڈ، يا آنكھ ميں ڈالے جانے والے قطرے، ناك كى سپرے، جب حلق ميں جانے والى ان اشياء كو نگلنے سے اجتناب كيا جائے تو يہ روزے نہيں توڑينگى " انتہى

اور شيخ عبد العزيز بن باز رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" ٹوتھ پيسٹ سے دانت صاف كرنے سے روزے دار كا روزہ نہيں ٹوٹتا، يہ مسواك كى طرح ہے، ليكن روزے دار كو چاہيے كہ وہ اسے پيٹ ميں مت جانے دے، اور اگر بغير كسى قصد و ارادہ كے اس پر يہ چيز غالب آ جائے تو اس پر روزے كى قضاء نہيں.

اور كان اور آنكھ ميں ڈالے جانے والے قطرے بھى ايسے ہى ہيں، علماء كرام كے صحيح قول كے مطابق انہيں ڈالنے سے روزہ نہيں ٹوٹتا، اور اگر وہ اپنے حلق ميں اس كا ذائقہ محسوس كرے تو پھر احتياط اسى ميں ہے كہ روزے كى قضاء كرے ليكن قضاء واجب نہيں.

کیونکہ کان اور آنکھ کھانے پینے کی راہ نہیں، رہا ناک میں ڈالے جانے والے قطروں کا مسئلہ تو یہ جائز نہیں؛ کیونکہ یہ کھانے پینے راہ ہے، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اور ناک میں پانی مغالبہ کے ساتھ چڑھاؤ، لیکن روزے کی حالت میں نہیں "

سنن ترمذی حدیث نمبر (788) سنن ابو داود حدیث نمبر (142) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

اگر کوئی شخص اپنے حلق میں اس کا ذائقہ محسوس کرے تو اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے قضاء کریگا " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (15 / 260 - 261).

اور شیخ بن باز رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے:

" اگرچہ اہل علم کے ہاں اس میں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن صحیح یہی ہے کہ قطرے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ:

اگر قطرے کا ذائقہ حلق میں پہنچ جائے تو یہ روزہ توڑ دیتا ہے، لیکن صحیح یہی ہے کہ یہ مطلقا روزہ نہیں توڑتا؛ کیونکہ آنکھ کھانے کی راہ نہیں، لیکن اگر وہ احتیاط کرتے ہوئے اور اختلاف سے نکلنے کے لیے روزے کی قضاء کر لے تو یہ بہتر ہے یعنی اگر وہ حلق میں اس کا ذائقہ پائے تو قضاء کر لے تو اس میں کوئی حرج نہیں، وگرنہ صحیح یہی ہے کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا چاہے آنکھ میں قطرے ڈالے جائیں یا پھر کان میں " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (15 / 263).

اور شیخ محمد صالح العثیمین رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" رہا آنکھ کے قطرے کا مسئلہ اور اسی طرح سرمہ ڈالنا اور اسی طرح کان میں قطرے ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا؛ کیونکہ اس کی کوئی نص نہیں ملتی کہ اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؛ اور نہ ہی اس کو منصوص علیہ کے معنی کا نام دیا جا سکتا ہے.

کیونکہ آنکھ اور کان کھانے پینے کی جگہ نہیں، یہ بھی جسم کے باقی مساموں کی طرح ہیں.

اور اہل علم کا کہنا ہے کہ: اگر کوئی انسان اپنے پاؤں میں نارنج مل لے اور اس کا ذائقہ حلق میں پائے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹےگا؛ کیونکہ یہ کھانے کی راہ نہیں، اس بنا پر اگر کسی نے سرمہ لگایا یا آنکھ یا کان میں قطرہ ڈالا تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹےگا، چاہے وہ اپنے حلق میں اس کا ذائقہ بھی پائے.

اور اسی طرح اگر کسی شخص نے علاج کے لیے یا بغیر علاج کے تیل لگایا تو کوئی حرج نہیں، اور اسی طرح اگر سانس لینے میں دشواری ہو رہی ہو تو منہ میں لگانے والی اسپرے کا استعمال کیا تا کہ سانس لینے میں آسانی ہو تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹےگا؛ کیونکہ یہ نہ تو معدہ تك پہنچتا ہے اور نہ ہی یہ کھانا اور پینا ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی الصیام (206).

واللہ اعلم .